بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم شنبہ

قادیان ۲۹ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

جناب خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان میں مقیم ہیں چند دن سے شدید اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں جس کا دماغ پر بھی اثر ہے۔ کمزوری اور بےچینی بھی بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں :-

کل بعد نماز عصر شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ ریٹائرڈ محلہ دارالبرکات کی لڑکی کی رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے :- ملک فضل حسین صاحب کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ تکلیف زیادہ ہوگئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں :-

جلد ۳۱ | ۳۰ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۲ ھ | ۳۰ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۶

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۳ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

مُسلمانوں میں ہزاروں یزید ہیں مگر حسینؓ کوئی نہیں ہو سکتا

معزز معاصر "مسلمان" نے محرم کی تقریب پر ایک اعلےٰ درجہ کا مضمون "ماتم کس کا؟" کے عنوان سے ۲۴ جنوری کی اشاعت میں درج کیا ہے جس میں نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ:-

"ماتم حسین کا نہ کرو بلکہ اپنی غفلت و خود فراموشی کا ماتم کرو۔ اپنی بے حسی اور جمود پر آنسو بہاؤ۔ اپنی بے عملی اور دُون ہمتی پر سینہ کوبی کرو۔ اپنی نامرادی اور ناکامگاری پر نالہ و بکا کرو۔ تمہارے گردو پیش ہزاروں یزید ہیں۔ سینکڑوں ابن زیاد ہیں۔ لاکھوں شمر اور بے شمار کوفی ہیں۔ جنہوں نے دین کی راہ میں روڑے اٹکا رکھے ہیں۔ جو شعائر دین کو حسین اور ان کے رفقاء کی بہ نسبت زیادہ مظلومی کے ساتھ پامال کر رہے ہیں۔ قدم قدم پر جھوٹی امارتیں۔ باطل سیادتیں۔ اور غلط قیادتیں قائم ہیں۔ مگر ان کے خلاف اعلانِ بغاوت و اظہارِ حق کے لئے کوئی شخص تیار نہیں ہوتا۔ پورا دینِ اسلام انتہائی بےکسی کے عالم میں ہے۔ مسلمان عام طور پر کوفیوں سے بھی زیادہ بے وفائی کر رہے ہیں۔ مگر ہم اس حسین مظلوم کا ساتھ دینا تو درکنار اس کا ساتھ دینے والوں کا مضحکہ اڑاتے ہیں۔"

جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ معاصر "مسلمان" کے یہ خیالات ہمارے نزدیک نہایت قابلِ قدر ہیں۔ اسلام کی بےکسی۔ اور مسلمانوں کی بے حسی کا جو نقشہ معاصر نے کھینچا ہے۔ اس سے ہمیں لفظ بہ لفظ اتفاق ہے۔ لیکن اس ضمن میں ایک عرض ہے جس پر ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ معاصر موصوف ٹھنڈے دل سے غور کرے گا۔ اسے تسلیم ہے۔ کہ آج مسلمانوں میں ہزاروں یزید ہیں۔ سینکڑوں ابن زیاد۔ لاکھوں شمر۔ اور بے شمار کوفی ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کے مقابل پر تو ایک یزید۔ ایک ابن زیاد اور ایک شمر تھا۔ لیکن آج مسلمانوں میں ان کی تعداد ہزاروں تک پہونچی ہوئی ہے۔ پس مقام غور ہے۔ کہ کیا ان ہزاروں یزیدوں۔ سینکڑوں ابن زیادوں اور لاکھوں شمروں کے مقابلہ کے لئے کسی حسین کی ضرورت نہیں؟ جب اسلام کے لئے ایک یزید ایک ابن زیاد اور ایک شمر کی صورت میں خطرہ پیدا ہوا تو اسلام کے خدا نے ان کے فتنہ سے اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے حسین کو پیدا کیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ آج ہزاروں یزیدوں کے مقابلہ اور ان کے فتنہ سے اسلام کو بچانے کے لئے وہ کوئی حسین نہ پیدا کرے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ اگر ہمارا مسلم بھائی غور کرے تو اسے ماننا پڑیگا کہ آج بھی اسلام کو حسین کی ضرورت ہے اور چونکہ آج اسلام کے لئے دنیا میں ہزاروں یزید سینکڑوں ابن زیاد اور لاکھوں شمر ہیں۔ اس لئے نہ صرف یہ کہ حسین کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ ایک ایسا حسین ہونا ضروری ہے۔ جو پہلے حسین کی نسبت اپنے اندر بہت زیادہ بلکہ ہزاروں گنا زیادہ مدافعت اسلام کی صلاحیت رکھتا ہو۔ کتنی صاف بات ہے۔ کہ ایک یزید کے لئے جب ایک حسین پیدا ہوا۔ تو ہزاروں یزیدوں کا مقابلہ وُہی کر سکتا ہے۔ جو حسینی مشن کو پُورا کرنے کے لئے ہزاروں گنا زیادہ اہلیت و صلاحیت کا مالک ہو۔ ورنہ وہ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکے گا:-

چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ کے یزیدوں۔ ابن زیادوں۔ شمروں اور کوفیوں کے فتنہ کے استیصال اور ان سے نخلِ اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنے ایک پیارے کو مامور فرمایا جس نے دُنیا کو یہ پیغام دیا۔ کہ

> کربلائیست سیر ہر آنم
> صد حسین است در گریبانم

نادانوں نے اس پُر معرفت کلام کی حقیقت کو نہ سمجھا وُہ اس کی کُنہ تک نہ پہونچ سکے۔ اور ان کی کم نگاہی اس بات کی تہ تک نہ جا سکی۔ کہ ہزاروں یزیدوں کا مقابلہ وُہی بزرگ ہستی کر سکتی ہے جو اپنے اندر حسینی کمالات کو پہلے حسین کی نسبت سینکڑوں ہزاروں گنا زیادہ رکھتی ہو۔ کیونکہ اس نے سینکڑوں ہزاروں یزیدوں اور شمروں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور یہ بے معنی شور بپا کر دیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ہتک کی ہے۔ ایسے لوگ اگر معاصر "مسلمان" کی مندرجہ بالا سطور پر نظر غائر ڈالیں۔ تو انہیں اس شعر کی صحیح تفسیر نہایت آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے:-

پھر معاصر "مسلمان" اور دُوسرے مسلمانوں کو اس امر پر بھی تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب اسلام میں یزید پیدا ہو رہے ہیں۔ ایک نہیں ہزاروں پیدا ہو رہے ہیں سینکڑوں ابن زیاد پیدا ہو رہے ہیں۔ لاکھوں شمر پیدا ہو رہے ہیں۔ تو یہ کیا آفت ہے۔ کہ حسین کوئی پیدا نہیں ہوتا۔ کیا یہ اسلام کی توہین نہیں؟ کیا اسلام کے خدا نے اُسے چھوڑ دیا۔ کیا اب یہ اس کا پیارا مذہب نہیں رہا۔ اگر ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ اس میں یزید تو ہزاروں پیدا ہوں۔ ابن زیاد سینکڑوں۔ اور شمر لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہوں۔ مگر حسین کوئی نہ ہو۔ خدا کے لئے سوچو۔ کہ کیا یہ عقیدہ اسلام کی شان کے شایان ہے مسلمان بھائیوں کی اس ذہنیت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے۔ کم ہے۔ کہ وُہ اسلام میں ہزاروں یزیدوں کا پیدا ہونا تو گوارا کر سکتے ہیں۔ مگر حسین کی پیدائش کا نام سُنکر ہی اُن کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔ ہزاروں یزیدوں۔ سینکڑوں ابن زیادوں اور لاکھوں شمروں کے پیدا ہونے سے اسلام کی کوئی ہتک نہیں۔ مسلمانوں کی کوئی توہین نہیں۔ یہ ان کے لئے کوئی ایسی بات نہیں۔ کہ جس پر کسی احتجاج کی ضرورت ہو۔ لیکن حسین کا پیدا ہونا ان کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ یہ اسلام کی ان کے نزدیک اتنی بڑی ہتک ہے۔ جسے وہ برداشت کرنے کو تیار نہیں ہو سکتے۔ کسی مسلمان کے اندر حسینی کمالات کا وجود ان کے نزدیک امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی توہین ہے۔ بھائیو! سوچو۔ اور غور کرو۔ کہ یہ کیا عقائد ہیں۔ یہ کہاں کی اسلام پرستی اور حسین دوستی ہے۔ کیا ایسی باتیں اسلام کی شان کو غیروں کی نظروں میں بلند کرنے والی ہیں یا گرانے والی۔ کیا ان کے یہ معنے نہیں؟ کہ ان کے نزدیک اسلام کا باغ اب اجڑ چکا ہے۔ اب یہ خس و خاشاک کی پیدائش کے لئے وقف ہو چکا۔ اس میں بدبودار پودے اور خاردار جھاڑیاں بکثرت پیدا ہوتی ہیں۔ مگر کوئی گلِ رعنا اب اس میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ کوئی ایسا پھول اس میں نظر نہیں آسکتا جس کی خوشبو مشامِ جان کو معطر کر سکے۔ ان کے نزدیک اسلام میں یزیدی صفات کا ظہور تو ہزار گنا زیادہ ہو رہا ہے۔ مگر حسینی کمالات کا دروازہ بالکل بند ہو چکا۔ کوئی اتنا نہیں سوچتا۔ کہ یہ خوبی ہے۔ یا اسلام کا انتہائی نقص:-

معاصر "مسلمان" سے درد مندانہ درخواست ہے۔ کہ وُہ ان معروضات پر غور کرے۔ اور اچھی طرح سوچ سمجھ کر اگر مناسب ہو۔ تو زیادہ وضاحت کے ساتھ اپنے افکار کا اظہار کرے:-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت احمدیہ لائل پور۔ سرگودہا۔ (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان۔ شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم کے نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی ریٹ جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تاکہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے

اسلامی پردہ کے متعلق ایک ضروری ہدایت

مذہب اسلام بدی کو جڑ سے کاٹتا ہے۔ اس لئے ایسے احکام اور ہدایات جاری کرتا ہے جن سے بدی کا دروازہ بند رہے۔ قرآن کریم میں جو پردہ اور نیچی نظر رکھنے کا حکم ہے۔ اس کی بھی یہی غرض ہے۔ کہ جب مرد و عورت باہم ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو کوئی خرابی پیدا نہ ہوگی۔ انجیل نے نیک نظر سے دیکھنا جائز قرار دیا۔ تو اس کا جو نتیجہ ہوا وہ یورپین ممالک میں ظاہر ہے حتیٰ کہ بدی کو بدی ہی نہیں سمجھا جاتا۔ پس بدی سے محفوظ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی ہدایت کی تعمیل کی جائے۔ مرد اور عورتیں باہمی ایک دوسرے کو نہ دیکھیں۔ اور عورتیں پردہ کی تعلیم پر عمل کریں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یاد رکھنا چاہیے کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے۔ کہ بدکار اور بد وضع لوگوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں۔ اور ان کو اپنی خدمت میں نہ رکھیں۔ کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے۔ کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔"

(الحکم نمبر ۲۴ جلد ۹)

قادیان کے محلہ جات کی لجنات اماء اللہ اور بیرونی جماعتوں کی مستورات سے استدعا ہے۔ کہ وہ مہربانی کر کے اسلامی ہدایت کی پابندی کرانے میں سلسلہ سے تعاون کریں۔ اور نگرانی رکھیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ترقی کی سیڑھی

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت ..... اسی لئے کی گئی ہے۔ کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا۔ جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس میں پیدا نہ ہو۔ اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے۔ جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی نہیں ہونگے اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے نیچے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور جب تک کوئی شخص نیچے کی سیڑھی پر قدم نہیں رکھتا۔ اس وقت تک وہ بلندی پر نہیں پہنچ سکتا"

(ارشاد امیر المومنین الفضل ۲ دسمبر ۱۹۴۲ء)

خاکسار۔ ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اہل پیغام سے خطاب

از جناب میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور

ہے تجھ سے کہنا مجھے کچھ جماعت لاہور
نبی کے وقت میں تیرے تو ایسے رنگ نہ تھے
نبی کو تم بھی تو کہہ کے پکارتے تھے نبی
وہ ایک مرد خدا صاحب علوم خفی
جہاں کے سوئے ہوؤں کو جگا دیا جس نے
یہ وقت آیا کہ اب تم ہی اس کے منکر ہو
اس اختلاف کی یارو دلیل تو لاؤ
ہوئے فیض نبوت سے کس لئے عاری
بتاؤ زندگی پا کر کے مرنا کیسا ہے
اگر جہاں میں نبوت کا فیض عام نہیں

اک تیرے طور ہوئے جا رہے ہیں اب بے طور
یہ طور طرز طریقے نرالے ڈھنگ نہ تھے
نبی کے فیض سے تم بھی تھے سرفراز کبھی
رموز علم نبوت ہوئے تھے جس پہ جلی
نشان ملت بیضا دکھا دیا جس نے
تمہاری بات کا ہم کو یقین کیونکر ہو
جو نکتے سمجھے ہیں تم نے ہمیں بھی سمجھاؤ
یہ فیض وہ ہے رہے گا جو تا ابد جاری
نبی کو مان کے انکار کرنا کیسا ہے
تو کھل گیا۔ کہ خدا صاحب کلام نہیں

ہمیں غرض نہیں دنیا میں خاص و عام سے کچھ
بس ایک عشق ہے اختر نبی کے نام سے کچھ

موضع شکوہاں میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

قادیان ۲۸ جنوری۔ شعبہ مقامی تبلیغ کے زیر اہتمام آج موضع شکوہاں میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ قادیان اور گرد و نواح کے دیہات سے احمدی احباب بکثرت شامل ہوئے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بھی باوجود علالت طبع شریک ہوئے مولوی غلام احمد صاحب ارشد۔ مولوی محمد شریف صاحب مدرس احمدیہ سکول۔ مولوی احمد خان صاحب نسیم اور مولوی دل محمد صاحب نے مختلف مضامین پر عمدہ تقریریں کیں۔ صاحب صدر نے بھی ختم نبوت کے موضوع پر ایک نہایت روشن اور عام فہم تقریر فرمائی۔ جلسہ امن و امان سے ہوا۔ گاؤں کے پانچ اصحاب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ جو اس موضع میں سلسلہ کی مخالفت کے پیش نظر نہایت خوشکن ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

وصیت کی اہمیت

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الوصیت کی جو اہمیت بیان فرمائی تھی امید ہے کہ احباب اس کو بھول نہیں گئے ہوں گے عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس تحریک کو جاری رکھیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ سے واپسی پر وصیت فارم لے گئے۔ وہ بہت جلد پُر کر کے ارسال فرمادیں۔

جماعت نے ابھی تک اس طرف بہت کم توجہ کی تھی۔ لاکھوں کی جماعت میں سے صرف چند ہزار موصی ہونا کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ پس احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیان فرمودہ اہمیت کے ماتحت اس تحریک کو جاری رکھنا چاہیئے۔ تھوڑے ہی دنوں میں ایک لاکھ تک وصیت کا نمبر پہنچ جانا چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کے لئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر روپیہ لگانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا

(ناظر بیت المال)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ محمد صاحب قریشی ریٹائرڈ چٹھی رسان قادیان

(۸)

طالب پور میں میرا ایک رشتہ دار حکیم عبدالقادر تھا جو حضور علیہ السلام کا شدید مخالف تھا۔ اس نے اپنے گاؤں سے میرے ماموں کے ہاتھ ایک تحریر میرے پھوپھی زاد بھائی اخویم حکیم شیخ محمد صاحب سکنہ ڈیری والا کو بھیجی جو کہ ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس بغرض حصول علم طب پڑھا کرتے تھے۔ اس تحریر میں پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل اشعار لکھے تھے ؎

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر
اس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر

اس کے نیچے اپنی طبع زاد نظم لکھی، جس کا ایک شعر مجھے یاد ہے کہ ؎

ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم الخ

وغیرہ لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھجوانے کے لئے میرے ماموں کے ہاتھ بتوسط حکیم شیخ محمد صاحب بھیجی تھی۔ برادرم حکیم شیخ محمد صاحب نے ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے کی معرفت وہ حضرت اقدس کی خدمت میں بھیج دی۔ کچھ مدت کے بعد ایسا ہوا۔ کہ وہ دشمن طاعون سے ہلاک ہوگیا۔ جب اس کی اطلاع حضور علیہ السلام کو ہوئی تو حضور علیہ السلام نے میرے پھوپھی زاد بھائی کو بلا بھیجا۔ میں بھی ان کے ساتھ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تم طالب پور جاؤ۔ اور عبدالقادر کے گھر سے اور بھی کوئی ایسی تحریر تلاش کرو۔ کہ جس میں ہمارے خلاف اس نے لکھا ہو۔ اس پر ہم دونوں طالب پور پہونچے۔ اور عبدالقادر کے گھر جاکر اس قسم کی تحریر تلاش کی۔ مگر باوجود تلاش نہ ملی۔ جس پر ہم نے واپس آکر حضور علیہ السلام کو اطلاع کردی۔ اس کے بعد اس کی مولہ بالا نظم اور سارا واقعہ حضور علیہ السلام نے بطور نشان حقیقۃ الوحی میں درج فرمادیا (تتمہ حقیقۃ الوحی صـــ۵۳ خاکسار مرتب)

(۹)

ایک واقعہ جو میری والدہ مرحومہ اکثر سنایا کرتی تھی مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں حضور علیہ السلام کے مکان پر رضائی نگندرہی تھی۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی نے اپنی ایک نوکرانی سے فرمایا۔ کہ عالم بی بی کو کھانا دیا جائے۔ اس پر وہ ایک پیالہ میں سالن اور چند روٹیاں میرے لئے لائی۔ جسے میں نے لے کر بجنسہٖ ایک جگہ رکھ دیا۔ کام میں اتنی دیر ہوگئی۔ کہ ظہر کی نماز کا وقت بھی کچھ تنگ ہوگیا۔ اتنے میں حضرت اقدس تشریف لائے۔ اس وقت حضور علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر کچھ پریشانی کے آثار دیکھ کر میں نے دریافت کیا۔ حضور آج کیا بات ہے۔ کہ حضور پریشان سے نظر آتے ہیں۔ فرمایا عالم بی بی اس وقت دو مہمان آگئے ہیں جنہیں جلد ہی کھانا دیا جانا چاہیئے مگر لنگر میں ابھی بہت دیر ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ حضور میرے لئے حضرت اماں جان نے کھانا بھجوایا تھا۔ جو اسی طرح بغیر چھوئے رکھا ہے۔ اگر حضور پسند فرمائیں تو وہی لے جائیں۔ اس پر حضور علیہ السلام بہت خوش ہوئے اور اماں جان کو مخاطب کرکے فرمایا کہ عالم بی بی کس قدر صابر عورت ہے۔ کہ ابھی تک کھانا بھی نہیں کھایا۔ اور کام میں لگی رہی ہے۔ آخر حضور علیہ السلام وہ کھانا مہمانوں کے لئے لے گئے۔ اور جب کھلا کر واپس تشریف لائے تو پھر بھی اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے کہا۔ کہ عالم بی بی آج تمہارے کھانے نے بہت کام دیا۔

(۱۰)

ایک اور واقعہ بھی والدہ صاحبہ مرحومہ سنایا کرتی تھیں۔ کہ ایک دن جبکہ حضور علیہ السلام کسی کتاب کی تصنیف میں مصروف تھے۔ اور میں قریب ہی ایک رضائی نگندرہی تھی۔ کہ حضور علیہ السلام تھکاوٹ محسوس کرتے ہوئے اس رضائی پر آکر لیٹ گئے۔ اور لیٹے لیٹے فرمایا۔ عالم بی بی تمہارے کتنے بچے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ کہ حضور ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ لڑکا کیا کرتا ہے میں نے عرض کیا۔ حضور وہ ڈاک خانہ میں ملازم ہے۔ حضورؑ نے پوچھا اُسے کتنی تنخواہ ملتی ہے۔ میں نے بتلایا۔ کہ حضور سات روپے ماہوار۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کھانے والے کتنے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ کہ حضور چار۔ ایک میرا لڑکا۔ ایک لڑکی۔ ایک بہو۔ اور ایک میں خود۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے تعجب سے فرمایا۔ کہ عالم بی بی اتنے روپوں سے تمہارا کس طرح گزارہ ہوتا ہوگا۔ جبکہ سات روپیہ مہینہ کا تو ہمارے گھر میں ایندھن ہی خرچ ہوجاتا ہے۔ حضورؑ نے چار بار یہی بات دوہرائی۔ اور اظہار تعجب فرماتے رہے۔ میں نے عرض کی۔ کہ حضور یہ سب خدا تعالےٰ کا فضل اور حضور کی دعائیں ہیں۔ جو ہم غریبوں کا اچھے طور سے گذارہ ہوتے جارہا ہے۔ اس پر فرمایا۔ کہ ہاں اللہ تعالےٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کا بھید خدا تعالےٰ کو ہی ہوتا ہے۔ اور وہ خود ان کا کفیل ہوتا ہے۔ اس کے بعد حضور تشریف لے گئے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے
تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور
اس سے پہلے پہلے سال نہم کے وعدے میرے نام پر
یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں ؎

خاکسار: مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

(۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاں ایک ملازمہ بیدی نام کی تھی۔ وہ اکثر ہمارے گھر میں والدہ صاحبہ کے پاس آیا کرتی تھی۔ چونکہ اُن دنوں میں بیمار رہتا تھا۔ اور اپنی حالت پر پریشان رہتا تھا۔ اس لئے ایک دن میں نے مائی بیدی سے کہا۔ کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اکثر آتی جاتی رہتی ہو۔ ایک درخواست میری بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچا دو۔ کہنے لگی۔ کیا؟ میں نے کہا۔ حضور پُرنور کی خدمت میں عرض کرنا۔ کہ شیخ محمد کہتا ہے۔ کہ میں بہت بیمار ہوں اور یہی وجہ ہے۔ کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ حضور دُعا فرمائیں۔ اُس نے کہا بہت اچھا۔ آخر ایک دن اُسے حضرت اقدس علیہ السلام کے حضورؑ میری درخواست پیش کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اس کے بعد جب وہ میرے ہاں آئی۔ تو اُس نے خود ہی مجھ سے کہا۔ کہ میں نے تمہارے بارہ میں حضرت اقدس کے حضور عرض کردی تھی جس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم نے شیخ محمد کے لئے بہت دُعا کی ہے۔ اُس کو کہو۔ کہ فکر نہ کرے۔ اس کے گھر بہت بچے پیدا ہوں گے چنانچہ اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا کی برکت سے میری حالت بدل گئی۔ میں تندرست ہوگیا۔ اور اس کے بعد میرے ہاں گیارہ لڑکے و لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے بفضل تعالےٰ اس وقت تین بیٹے زندہ موجود ہیں۔ برخوردار محمد عبداللہ۔ عطاء اللہ۔ عبدالغنی۔ (الحمدللہ)

جس طرح حضور علیہ السلام کی دُعا کی برکت سے میرے ہاں اولاد ہوئی۔ اسی طرح حضور کی توجہ اور دُعا سے میری تنخواہ میں بھی ترقی ہوئی۔ اور میں سات روپے سے ۳۳ روپے تک ترقی پاکر ریٹائر ہوا۔ اور فارغ البالی سے گزران ہوتی رہی۔ حالانکہ میرے دوسرے چچیرے بھائی باوجودیکہ مجھ سے کہیں زیادہ آسودہ حال تھے۔ مگر وہ اپنے جدی مکان بھی محفوظ نہ رکھ سکے۔ اور بعض تو اُن میں سے اولاد کے لئے بھی ترستے ہیں۔ حالانکہ وہ مجھ سے کہیں زیادہ صحت ور ہیں۔ یہ بڑا بول نہیں۔ بلکہ مجھے اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دُعا کے اعجاز کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ چونکہ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری والدہ مرحومہ کو "صابرہ" کا خطاب دیا تھا۔ اس لئے میں نے اپنے گھر کا نام صابر کاٹج رکھ دیا ہے۔ خدا اُسے ہمیشہ آباد اور شاد رکھے۔ (آمین)

صلیبی جنگوں کی طوالت کا اصل باعث

انگلستان کے رسالہ "برطانیہ اینڈ ایو" بابت ماہ نومبر ۱۹۴۲ء میں صلیبی جنگوں کے متعلق ایک دلچسپ مضمون شائع ہوا جسکا ترجمہ درج ذیل ہے۔

بارھویں صدی عیسوی میں پیٹر راہب کی اسلام کے خلاف شعلہ بار تقریروں کے نتیجہ میں عیسائی یورپ بیت المقدس کو مسلمانوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کونہ کونہ سے عیسائی مجاہدین صلیب کی تقدیس کو قائم کرنے کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ فرانس پر ان دنوں لوئس ہفتم کی حکومت تھی۔ ایکوٹائن کی شہزادی ایلی نور نئی نئی اس کے عقد میں آئی تھی۔ فرانس کا یہ بادشاہ اپنے باپ کی طرح مذہبی میلان رکھتا تھا۔ اس لئے دربار اور محل میں مذہبی عبادات اور رسوم کی ادائیگی کا چرچا زیادہ تھا۔ اور اُس زمانہ کے طریق کے مطابق زندگی سادہ رکھنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ ملکہ ایلی نور اس کے برعکس آزادی کی ہوا میں پلی ہوئی اور زمانہ کے مروجہ آرٹس میں ڈگری یافتہ تھی۔ اس کو محل اور دربار کی خشک اور بے مزہ فضا میں سانس لینا گراں گزر رہا تھا۔ مگر لوئس امراء دربار کے اشتباہ کے باوجود ملکہ کے خیالات کی مخالفت کی جرأت اپنے اندر نہ پاتا تھا۔ محل کی فضاء میں تغیر آنا لازمی تھا۔ چنانچہ نصف محل ایلی نور کے ناچ رنگ اور دیگر دلچسپیوں کے لئے وقف ہو چکا تھا۔ دربار میں اس کے خلاف آوازیں اٹھ اٹھ کر بیٹھ جاتی تھیں۔ ملکہ کی مجالس میں اس کے ہم نوا ہم خیال کھلے بندوں آتے تھے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ملکہ کی چھوٹی بہن شہزادی پیٹرونیلا اسے ملنے کے لئے آئی۔ وہ بھی اپنی بہن کی طرح ہر ایک فن میں شہرہ آفاق تھی۔ فرانس کے مختلف رؤساء نے اس کے ساتھ شادی کرنا چاہی۔ مگر اس کی نگاہ انتخاب ایک ایسے شخص پر پڑی جو پہلے بھی شادی شدہ تھا۔ یہ کاؤنٹ روڈولف تھا۔ ملکہ ایلی نور کے ڈر کی وجہ سے وہ اس کی بہن سے شادی کرنے سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ اور دوسری طرف یہ مشکل تھی۔ کہ عیسائی شریعت دو بیویوں کی اجازت نہیں دیتی۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن والا معاملہ تھا۔ اس مشکل کو آخر کونٹ روڈولف نے اس طرح حل کیا۔ کہ ایک خود ساختہ عذر کی بناء پر پہلی بیوی کو طلاق دے دی۔ اور شہزادی پیٹرونیلا سے شادی کر لی۔ مطلقہ بیوی کا ایک بھائی کونٹ شمپین پاپائے روم کے مصاحبوں میں سے تھا۔ اس نے اپنی بہن پر زیادتی کے خلاف پوپ کے پاس اپیل کی جو منظور ہو گئی۔ اور کاؤنٹ روڈولف کو نہ صرف شہزادی پیٹرونیلا کو علیحدہ کر کے اپنی مطلقہ بیوی کو دوبارہ گھر میں بسانا پڑا۔ اور یہ واقعہ ملکہ ایلی نور کی تمکنت اور عزت کے لئے ایک ایسا صدمہ تھا جس کا علاج بادشاہ فرانس کے پاس بھی نہیں تھا۔ ملکہ کا جذبہ انتقام بھڑک اٹھا اور اس نے بادشاہ کو ڈیوک آف شمپین کے خلاف چڑھائی کرنے پر آمادہ کر لیا۔ جو تاریخ لوئسوں کے نزدیک اس کی سلطنت پر ایک بدنما دھبا ہے۔ فوج کشی ہو گئی اور اس کی ریاست کو تاخت و تاراج کر دیا گیا۔ لڑائی کے دوران میں لوئس کی سپاہ نے ایسی بے پناہ آتشباری کی۔ کہ ریاست کا مقدس گرجا شعلوں کی نذر ہو گیا۔ نہ صرف گرجا ہی برباد ہو گیا۔ بلکہ تیرہ سو نفوس جنہوں نے اس گرجا میں پناہ لی تھی ساتھ ہی جل کر راکھ ہو گئے۔ اس واقعہ کا علم جب لوئس کو ہوا۔ تو اس کا دل جس میں کبھی کبھی مذہب کی کسک اٹھا کرتی تھی پسیج گیا۔ اور اس گناہ کا کفارہ ادا کرنے کے لئے اس نے اہل دربار سے مشورہ کیا سنٹ برنارڈ کو جو مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگوں میں حصہ لینے کی تلقین جابجا کر رہا تھا۔ خوب موقعہ ہاتھ آیا۔ اس نے کہا کہ اس گناہ کا کفارہ اس کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ بادشاہ مسلمانوں کے خلاف فوراً چڑھائی کر دے۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی۔ اور تمام ملک میں فوجی تیاریوں کے احکامات جاری کر دیئے۔ ملکہ ایلی نور نے اصرار کیا کہ عورتوں کو بھی اس جہاد میں حصہ لینے کی اجازت دیدی جائے۔ جن کی کمان میرے ہاتھ میں ہو۔ درباریوں اور فوجی ماہروں نے اس تجویز کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ ہم ان کی حفاظت کریں گے یا دشمنوں سے جنگ لڑیں گے۔ مگر ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ محل شاہی جو نصف مذہبی عبادات کے لئے اور نصف رنگ رلیوں کے لئے تقسیم ہو چکا تھا اب تمام کا تمام زنانہ سپاہ کی ڈرل اور فن سپاہ گری کے لئے ٹریننگ سکول ہو گیا۔ شروع شروع میں یہی خیال کیا گیا کہ ملکہ ایلی نور کی تجویز آپ اپنی موت مر جائے گی۔ مگر ملکہ کی حامی عورتوں نے ملک کی عورتوں کے دل میں مذہبی جوش کو ابھارا۔ اور عورتوں کی ایک فوج بالآخر تیار ہو گئی۔ آخر مرد اور عورتوں کی ایک لاکھ جرار فوج یروشلم کو آزاد کرانے کے لئے روانہ ہو گئی۔ میدان جنگ تک پہنچتے پہنچتے فوج کو صنف نازک کی وجہ سے بہت دقت پیش آئی۔ باوجود فوجی وردی میں ملبوس ہونے اور اسلام کے خلاف سینوں میں آگ دبائے رکھنے کے اس نازک اندام دستہ فوج نے اپنے بناؤ سنگار اور آرائش کے سامان کو پیچھے چھوڑ جانا کسی رنگ میں بھی گوارا نہ کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مردوں کی فوج کو ان کے آرائش کے سامانوں کے صندوقوں کو سنبھالنے اور میدان جنگ تک پہنچانے میں بہت وقت صرف کرنا پڑا۔ خدا خدا کر کے یہ گروہ یروشلم کے قریب پہنچا۔ عورتوں کی فوج کے قیام کیلئے ماہرین جنگ کے مشورہ سے بادشاہ نے ایک ایسا بلند ٹیلہ تجویز کیا جہاں سے نظر بسہولت چاروں طرف جا سکتی تھی۔ اور دشمن اور دوست کی افواج کی نقل و حرکت دیکھی جا سکتی تھی۔ اور صنف نازک کی حفاظت کا سامان پوری طرح ہو سکتا تھا۔ یہ انتظام کر کے بادشاہ باقیماندہ فوج کو جو ابھی تک دیگر مقامات پر منتشر تھی۔ خود لینے کے لئے واپس ہوا۔ اسکی خبر اسلامی فوج کے جاسوسوں نے بھی اپنے افسروں تک پہنچا دی۔ بادشاہ کے واپس ہونے کے بعد ملکہ ایلی نور نے جب پہاڑ کے نیچے نگاہ ڈالی اور دامن کوہ میں سبزہ زاروں کو لہلہاتے اور صاف و شفاف ندیوں کو سریلی آواز میں بہتے ہوئے پایا۔ تو دل بے قابو ہو گیا۔ اس نے اپنا بوریا بستر اٹھایا اور تمام فوج کو نیچے اتر جانے اور سرد پانیوں کے کنارے کیمپ نصب کرنیکا حکم دیا۔ حکم ملنے پر تمام نسوانی فوج مرغزاروں میں قلیلیں بھرتی ہوئی نظر آنے لگی۔ اور فوجی کپڑے۔ اسلحہ وغیرہ اتار غسل کرنے کیلئے پانیوں میں کود پڑی۔ فوج کے ذمہ دار افسروں نے اس مقام کی تبدیلی کے مہلک نقصانات سے ملکہ کو آگاہ کیا۔ مگر اسکی خودسرانہ طبع نے اسکی کوئی پروا نہ کی۔ لوئس نے واپس آنے تک اسلامی فوج کے دستے بادشاہ صلاح الدین کے حکم کے مطابق ان سبزہ زاروں کے اردگرد کی جھاڑیوں اور ٹیلوں کے عقب میں آچھپے۔ اور بادشاہ لوئس ہفتم کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ لوئس بھپرے ہوئے شیر کی طرح چیدہ چیدہ جانبازوں کی فوج لیکر لوٹا۔ مگر آتے ہی اسلامی فوج کے بہادروں کے مقابل اپنے آپ کو پایا۔ عورتوں کی فوج تک پہنچنے کا راستہ کٹ چکا تھا۔ عیسائی جان توڑ کر لڑے مگر بے سود۔ لوئس مایوس ہو کر پیچھے کو واپس ہوا بہت دور جا کر قیام کیا۔ عیسائی سوانح نگار لکھتے ہیں۔ کہ نسوانی فوج کو بچا کر نکل جانے میں وہ کامیاب ہو گیا مگر واقعات اس کی تردید کرتے ہیں۔ اصل واقعہ اسطرح ہوا۔ کہ اسلامی فوج کے ذمہ دار افسر نے تمام کی تمام عورتوں کو بحفاظت شہنشاہ لوئس کے پاس بمعہ انکے سنگار بکسوں کے پہنچا دیا۔ ملکہ کے آنے سے پیشتر تو لوئس ملکہ کی ہر خواہش کو بے چون وچرا مان لینے کی وجہ سے اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا تھا۔ لیکن جب وہ اس کے سامنے آئی تو دو چار منٹ تک محو حیرت بنا رہا۔ اور اسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کی بھی جرأت نہ کر سکا۔ ملکہ ایلی نور کیوجہ سے بادشاہ کو جو ندامت اور شکست اٹھانی پڑی تھی۔ اس سے مسلمانوں کے خلاف جذبہ انتقام دن بدن بڑھتا گیا۔ بادشاہ تو بادشاہ ملکہ کا جذبہ تعصب اور عناد اسقدر شدید ہوتا گیا۔ کہ جو بچہ اس نے جنا وہ ماں کے خیالات کا مجسمہ تھا۔ اور جب وہ انگلستان کے تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے تمام ذرائع یروشلم کی اسلامی فوج کے خلاف صرف کر دیئے۔ اور صلیبی جنگوں کو ایک لمبے عرصہ تک جاری رکھا۔ یہ بچہ جو ملکہ ایلی نور کے شکم سے پیدا ہوا رچرڈ (Richard) تھا جو شیر دل کے نام سے مشہور ہوا۔ خاکسار عطاء اللہ دار الرّ[illegible]

ثواب میں پیچھے نہ رہو بلکہ آگے بڑھو

سال نہم کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں کہ:۔

(۱) "تمام جماعتوں کو جن کی طرف سے وعدوں کی لسٹیں ابھی تک نہیں آئی ہیں میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ۳۱ جنوری تک اپنی لسٹیں مکمل کر کے یکم فروری کو اپنے وطن پوسٹ کر دیں۔"

(۲) اسی طرح جو افراد باقی رہ گئے ہیں اور جنہوں نے اب تک تحریک جدید کے چندہ کے سلسلہ میں اپنا کوئی وعدہ نہیں لکھوایا۔ ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ اب وعدے لکھوانے کی میعاد میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے کسی نے اپنا وعدہ تو بھجوا دیا ہو۔ مگر مرکز میں نہ پہنچا ہو۔ اس لئے وہ دیکھ لیں کہ انہیں وعدوں کی وصولی کی رسید پہنچ گئی ہے یا نہیں۔ اگر انہیں رسید نہ پہنچی ہو۔ تو وہ دوبارہ اپنے وعدے بھجوا دیں۔ تاکہ وہ دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

(۳) جن جماعتوں نے شروع میں ہی اپنے وعدوں کی لسٹیں فوری طور پر مرتب کر کے بھجوا دی تھیں۔ (۴) اور جن جماعتوں کے سارے افراد اس میں حصہ لے چکے ہیں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان لسٹوں پر دوبارہ نظر ڈال لیں۔ اور جو دوست اس میں حصہ لے چکے ہوں مگر انہوں نے اپنی طاقت سے کم حصہ لیا ہے۔ ان کو دوبارہ تحریک کریں اس طرح وہ بھی ہر لحاظ سے لسٹیں مکمل کر کے ۳۱ جنوری تک مرکز میں پہنچا دیں۔ (۵) ہماری جماعت میں ایسے لوگ ہیں جنہیں جنگ کی وجہ سے نئی ملازمتیں ملی ہیں۔ یا ان کے عہدوں میں ترقی ہوئی ہے جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں [illegible]

امتحان "ضیاء الحق" ۷ فروری کو ہوگا ——— مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

وصایا

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۳۸۷:۔ منکہ محمد افضل خاں ولد چوہدری انور خاں صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ گورنمنٹ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چھپاری ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری آمدنی اسوقت ۱۲۵ روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا مزید آمدنی ہو۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

العبد:۔ محمد افضل خاں آفیسر کیڈٹ ۲۱۳ کمپنی ۱ آفیسرز ٹریننگ سکول بنگلور۔

گواہ شد:۔ ابوالخیر باجوہ بنگلور

گواہ شد:۔ سید محمود احمد شاہ بنگلور

نمبر ۶۳۸۸:۔ منکہ غلام جنت زوجہ منشی غلام مرتضےٰ صاحب قوم راجپوت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سردارپور ڈاکخانہ سردار ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۴۲ بلا حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیور حق مہر کل ۲۰۰ روپے۔ اگر اس ۱۰۰ کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

تفصیل زیور:۔ کانٹے سوا تولہ سونا وغیرہ۔

الامتہ:۔ غلام جنت بقلم خود موصیہ

گواہ شد:۔ غلام مرتضےٰ احمدی سکرٹری مال بمقام سردارپور۔

گواہ شد:۔ غلام احمد ارشد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اعلان نکاح

عزیزم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی خلف چوہدری احمد دین صاحب قوم درک ساکن آئبہ ضلع شیخوپورہ متعلم درجہ اولیٰ جامعہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ خورشید بیگم صاحبہ بنت چوہدری رحیم بخش صاحب قوم کاہلوں ساکن چہور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کیساتھ مبلغ ۷۰۰ روپے مہر پر ۲۸ دسمبر ۱۹۴۲ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے بابرکت بنائے۔

خاکسار قریشی عطاء الرحمٰن اعوان کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان

اعلان

دوا "نعمت الٰہی" کے متعلق تازہ ترین شہادت

مکرم و معظم حکیم صاحب زاد عنایتہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

میں نہایت خوشی و مسرت کے ساتھ اطلاع دیتی ہوں۔ کہ دوا "نعمت الٰہی" کے استعمال سے خدا تعالےٰ نے ہمیں چاند سا خوبصورت نواسہ عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ حضرت مولانا نور الدینؓ کے فیض کو تا ابد جاری فرمائے۔ آمین والدہ غلام سرور از موضع اوکھہ بیری ضلع گورداسپور

دوا "نعمت الٰہی" مکمل کورس کی قیمت جو کہ تمام مدت حمل میں استعمال کرائی جاتی ہے صرف دس روپے علاوہ محصولڈاک ہے

پتہ:۔ دواخانہ نور الدینؓ قادیان

اکسیر اٹھرا

"تیار کردہ حکیم عبدالعزیز خانصاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان محتاج تعارف نہیں۔ کیونکہ یہ دوائی اپنی تاثیر فائدہ اور تیر بہدف ہونے کے باعث وسیع شہرت رکھتی ہے۔ میں نے اپنی معرفت کئی ضرورتمندوں کو استعمال کروا کے اسکا تجربہ کیا ہے اور ہمیشہ مفید پایا حکیم صاحب موصوف اپنی دیانت داری۔ صاف گوئی محنت اور جانفشانی کیلئے قابل مبارکباد ہیں۔ جزاہ اللہ فی الدارین خیراً اس دوائی کے علاوہ جسقدر دیگر ادویہ استعمال کیں یا کروائی گئیں مجرب و مفید ثابت ہوئیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ حکیم صاحب موصوف کو بیش از پیش خدمت خلق کی توفیق دے"

محمد سلیم عفی عنہ (مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

احباب نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ ہر دوا فروش اپنی چیز کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن خدا کا فضل ہے۔ کہ میری تیار کردہ ادویہ کی تعریف کی صدائیں مختلف جہات سے بلند ہو رہی ہیں۔ اور اس کا باعث ادویہ کی خوبی اور اوصاف ہیں۔ اکسیر اٹھرا قیمت عہ تولہ مکمل خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے

طبیہ عجائب گھر قادیان

اعلان نکاح

مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۴۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں حبیب اللہ صاحب ولد میاں عبدالکریم صاحب انبالہ شہر کا نکاح ناصرہ بیگم بنت منشی محمد عمر صاحب احمدی ہربنس پورہ ریاست پٹیالہ کے ساتھ تین صد روپیہ مہر پر پڑھایا۔ دوست طرفین کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ کریم بابرکت فرمائے۔

خاکسار

برکت اللہ احمدی انبالہ شہر بقلم خود

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا تجربہ فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع ہی سے دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

ہمدرد نسواں

ہے دی جائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

ایک مخلص احمدی نوجوان بعمر قریباً ۲۶ سال کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ نوجوان۔ ہوشیار۔ ہونہار اور محنتی کاریگر ہے۔ جو درزیوں کا کام کرتا ہے ۵۰ روپے ماہوار تنخواہ پاتا ہے۔ لڑکی احمدی سلیقہ شعار اور امور خانہ داری سے واقف ہونی چاہیئے۔ بہار اور اڑیسہ کے رشتہ کو ترجیح دی جائیگی۔ ضرورتمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرماویں۔

محمد الدین احمد پال مالک اے۔ ڈی پال برادرس رانچی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گجرات ۲۸ جنوری۔ اس ضلع کی طرف سے گورنر پنجاب کو وار فنڈ کے سلسلے میں ساڑھے چار لاکھ روپیہ کا چیک پیش کیا گیا۔ گورنر نے لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ جنگ میں مدد کا ایک طریق یہ ہے کہ اشیائے خوردنی کو سٹاک نہ کیا جائے۔

قاہرہ ۲۸ جنوری۔ برطانیہ کی آٹھویں فوج ٹریپولی سے مغرب کی طرف بڑھتی جا رہی ہے۔ چالیس میل شمالی میں دشمن کے دستوں سے جھڑپیں ہوئیں۔ یہ تصادم سبراتہ کے مقام پر ہوئے۔ جو زاویہ سے سولہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ مراکو ریڈیو کا بیان ہے کہ سنٹرل ٹیونیشیا میں بھی مقامی جھڑپیں ہوئیں۔ امریکن دستوں نے ۲۹ میل کے علاقہ میں دشمن کے مورچوں کو تباہ کر دیا۔ فرانسیسی فوج نے پانچ میل پیشقدمی کی ہے۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ کاسا بلانکا میں جنرل ڈیگال اور جنرل جیرو میں جو ملاقات ہوئی تھی۔ اس میں فیصلہ ہوا تھا۔ کہ دونو ایک دوسرے کے ہیڈ کوارٹر میں مشن بھیجیں۔ چنانچہ الجیریا میں مشن کے ممبروں کے انتخاب کے لئے آج یہاں فرنچ نیشنل کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ایک اطالوی براڈ کاسٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ کاسا بلانکا کانفرنس کا ایک اہم مقصد ان دونوں فرانسیسی جرنیلوں میں سمجھوتہ کرانا تھا۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ بھاری بمباروں نے کل صبح [illegible] کے کارخانوں پر شدید بمباری کی۔ بیس منٹ میں کئی ٹن وزنی بم اور آتش افروز گولے پھینکے گئے۔ جگہ جگہ آگ لگ گئی۔ یہ جگہ مغربی جرمنی کا بہت بڑا مرکز ہے۔ چھ طیارے واپس نہ آسکے۔ برطانوی طیاروں نے ڈنمارک میں کوپن ہیگن میں جہاز سازی کے کارخانوں پر بھی شدید حملے کئے۔

ماسکو ۲۸ جنوری۔ ورونیش کے علاقہ میں روسیوں کو اور کامیابی ہوئی ہے۔ ایک جگہ دشمن کے پانچ ہزار سپاہیوں نے ہتھیار ڈال دئے۔ روسی کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ جو روسی فوجیں شمال مشرق اور جنوب مشرق سے راسٹوف پر بڑھ رہی ہیں۔ جرمن انہیں روکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں مگر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ڈان اور مائیکوپ کے درمیان روسی فوجوں نے تیل کے ایک اہم مرکز پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔

دہلی ۲۸ جنوری۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ برطانوی طیاروں نے جزیرہ نما مایو اور جزیرہ اکیاب پر حملے کئے۔ چن کی پہاڑیوں میں مشرق کی طرف دشمن کے ایک فوجی دستے سے جھڑپ ہوئی۔ اس کے کئی آدمی مار دئے گئے۔ ہمارا صرف ایک آدمی زخمی ہوا۔ اراکان کے محاذ سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔

لنڈن ۲۸ جنوری۔ جنرل میکارتھر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نیوگنی کی لڑائی میں دشمن کا اتحادیوں کی نسبت دوگنا نقصان ہوا ہے اور گسماٹا کے ہوائی اڈہ کی خوب خبر لی گئی۔ دشمن کی چوکیوں پر خوب بم برسائے گئے۔

کراچی ۲۸ جنوری۔ سندھ کے لاء اینڈ آرڈر کے انچارج ممبر نے پولیس کی جمعیت کے ساتھ گندم کی تلاش میں چھاپے مارے۔ چند گھنٹوں میں دو ہزار بوری گندم اور آٹا حاصل ہوا۔ جسے مختلف رنگوں میں چھپا کر رکھا ہوا تھا۔

لاہور ۲۸ جنوری۔ ترک اخبار نویسوں کا وفد آج صبح یہاں پہنچا ہے۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ لیبیا پر انگریزوں کا قبضہ ہو جانے سے اس ملک کی اسلامی روایات کو پھر جاری کیا جا رہا ہے۔ جنہیں اطالوی حکام نے ممنوع قرار دے دیا تھا۔

قاہرہ ۲۷ جنوری۔ ٹیونیشیا کی سرحد پر دونوں فوجیں آخری لڑائی کے لئے تیاریاں کر رہی ہیں۔ آٹھویں فوج دشمن سے حاصل کی ہوئی پوزیشنوں کو مستحکم کر رہی ہے۔

قاہرہ ۲۷ جنوری۔ محوریوں کے ہاتھوں میں ہندوستان کے جو مسلمان سپاہی بطور جنگی قیدی ہیں۔ انہیں اٹلی وغیرہ سے نکال کر اب جرمنی میں بھیجا جا رہا ہے۔ تاکہ اٹلی پر حملے کی صورت میں وہ محوریوں کے خلاف کوئی سرگرمی نہ دکھائیں۔ ایک تازہ رپورٹ کے مطابق ان کی تعداد بیس ہزار بیان کی جاتی ہے۔ مصری وزیر اعظم نے ان کے لئے ریڈ کراس کی معرفت خوراک کے پارسل ارسال کئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ جنوری۔ آج جب پارلیمنٹ میں مسٹر اٹیلے نائب وزیر اعظم برطانیہ نے کہا کہ میرے خیال میں برطانیہ کے لوگ یوبوٹوں کے خطرہ سے آگاہ ہیں تو ہاؤس میں نہیں نہیں کی آواز گونج اٹھی۔ بعض ممبروں نے کہا کہ امریکہ میں جو تفاصیل شائع ہوئی ہیں ان کے پیش نظر لوگوں کی تشویش زیادہ بڑھ گئی ہے۔ [illegible] تفاصیل بہم پہنچائی جائیں۔ میجر اٹیلے نے کہا کہ ایسی تفاصیل بہم پہنچانا اتحادی اقوام کے مفاد میں نہیں۔ بلکہ الٹا نقصان پہنچائیں گی۔

انقرہ ۲۷ جنوری۔ بوڈاپسٹ میں بہت بڑے بڑے فوجی افسروں کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا۔ کہ انہوں نے کھلے بندوں اعلان کر دیا تھا کہ ہنگری کا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہے انہوں نے یہ بھی علانیہ طور پر کہا تھا کہ روسی محاذ پر ہنگرین فوجوں کے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے۔ اور انہیں اصلی صورت حالات سے آگاہ نہیں کیا گیا۔ ورونیز کے محاذ پر جو ہنگرین فوجیں روسیوں نے قیدی بنائی ہیں۔ ان کا کمانڈر جنرل [illegible] جو کہ بچ کر بھاگ نکلا تھا۔ ان مظاہرہ کرنیوالے افسروں میں سے ایک ہے۔

کینبرا ۲۷ جنوری۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم مسٹر کرٹن نے ایوان نمائندگان میں آج آسٹریلیا کی اتحادی جنگی کوششوں کے ساتھ اظہار وفاداری اور فتح حاصل کرنیکے لئے آسٹریلیا کے تمام ذرائع کو جنگی مساعی میں فروغ دینے کے لئے استعمال کئے جانے کے مصمم ارادے کا ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ آسٹریلیا کو آج جاپان سے بھاری خطرہ ہے۔ موجودہ جنگ میں فتوحات کی وجہ سے جاپان کئی جنگی ذرائع پر قابض ہے۔ اگر ہم یہ قیاس کر لیں کہ ہماری نیوگنی اور سالومن جزیروں میں کامیابی کی وجہ سے جاپانی مستقبل قریب میں کوئی اہم قدم نہیں اٹھائیں گے تو یہ بڑی بھاری غلطی ہوگی

امرتسر ۲۷ جنوری۔ سونا ۰ — ۱۴ — ۶۸ روپے
چاندی ۰ — ۸ — ۹۹ پونڈ ۰ — ۴ — ۴۸ روپے

موگا منڈی ۲۷ جنوری۔ باجرہ ۰ — ۰ — ۷
کی لال ۰ — ۱۴ — ۷ — ارد ۰ — ۰ — ۹ مونگ زرد ۰ — ۸ — ۹
موٹھ ۰ — ۱۴ — ۵ جوار ۰ — ۸ — ۷ گوارا ۰ — ۰ — ۶
سرسوں ۰ — ۸ — ۸ تارامیرا ۰ — ۸ — ۶ بنولہ کھچڑی ۶ — ۱۲ — ۶
بنولہ نرما ۰ — ۱۵ — ۶ بنولہ ایل۔ایس ۰ — ۱۱ — ۶ مونگ پھلی ۰ — ۱۲ — ۱۰ بنولہ دیسی ۰ — ۰ — ۷

راولپنڈی ۲۸ جنوری۔ آج رات موسیو عطائی لیڈر ترک وفد سے ایک پریس کانفرنس میں دریافت کیا گیا۔ کہ کیا ترکی اس جنگ میں صلح کرانے کی کوشش کرے گا۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ ابھی تک کسی نے ہم سے درخواست نہیں کی۔ چند مقامی مسلم لیگی لیڈر بھی موجود تھے۔ جب موسیو عطائی نے کہا کہ ترکی میں ہندوستان کے مسلمانوں کے متعلق اخوت کا خاص جذبہ پایا جاتا ہے۔ تو ایک مسلم لیگی لیڈر نے دریافت کیا کہ ہندوستان کے مسلمان ہندوؤں اور گورنمنٹ سے جنگ لڑ رہے ہیں۔ ترکی نے ابھی تک مسلمانوں کے لئے کیا کیا ہے۔ اس کا کوئی جواب نہ دیا گیا۔

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ امریکہ کے وزیر جنگ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اب تک ٹیونیشیا میں ۲۱۱ امریکن ہلاک۔ ۵۳۲ زخمی اور ۵۱۵ لاپتہ ہوئے ہیں۔ پچھلے سال لڑائی کے تمام میدانوں میں امریکن طیاروں نے دشمن کے ۹۴۳ طیارے برباد کئے گئے۔ امریکہ کے صرف ۳۰۹ کام آئے۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ گوڈال کنال میں دشمن کی سخت مزاحمت کے باوجود امریکن دستے آگے بڑھ رہے ہیں۔ کل آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک بیان کیا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ جنوب مغربی بحرالکاہل میں جاپانی کسی نئے حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ نیوگنی کے مشرق میں ان کے بڑے بڑے جہاز جمع ہو رہے ہیں۔ اور ڈچ نیوگنی میں ان کی بڑی فوجیں دیکھی گئی ہیں۔ شاید وہ آسٹریلیا کے شمال مشرقی کونہ پر حملہ کریں مگر ہم انکا دنداں شکن جواب دینے کے لئے بالکل تیار ہیں۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ غیر سرکاری خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹیونیشیا کے وسطی محاذ پر اتحادی فوجیں جنوب مشرق کو بڑھ رہی ہیں۔ امریکن فوج مکناسی پہنچ چکی ہے۔ جو میرتھ لائن سے پچاس میل کے فاصلہ پر ہے۔ شمالی محاذ سے صرف گشتی دستوں کی جھڑپوں کی ہی خبر آئی ہے۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کے فوجی اڈوں پر حملے جاری رکھے۔ فرانسیسی فوج نے ٹیونیشیا اور ٹریپولیٹینیا کی سرحد پر ایک نخلستان پر قبضہ کر لیا ہے۔ بیزرٹا پر بھی زور کا حملہ کیا گیا۔ کل دن کیوقت برطانوی طیاروں نے شمالی فرانس اور بلجیم میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔

ماسکو ۲۹ جنوری۔ ورونیش کے محاذ پر روسیوں نے کسٹرایا کے شہر اور ریلوے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے یہاں دشمن کے بہت سے سپاہی اور سامان جنگ ہاتھ آیا۔ یہ ماسکو روسٹوف ریلوے لائن کا ایک اہم جنکشن ہے۔ جنوب سے بھی روسی فوجیں روسٹوف پر بڑھ رہی ہیں۔ روسی اس رنگ میں حملے کر رہے ہیں کہ جرمن فوجوں کو ایک دوسرے سے کاٹا جا سکے۔ گذشتہ سال کی طرح اب جرمن [illegible]

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر